–Save This Page as a PDF–

Ae – صحیفوں کے کینن میں آستر کا مقام

پوری تاریخ میں ، آستر کی قدر کے بارے میں مختلف رائے کا اظہار کیا گیا ہے جسے صحیفے یا بائبل کا کینن کہا جاتا ہے ۔ ایک طرف ، پروٹسٹنٹ اصلاح کے بانی ، مارٹن لوتھر ، اس کتاب کے مخالف تھے اور انہوں نے کہا کہ ان کی خواہش ہے کہ اس کا وجود نہ ہو ۔ دوسری طرف ، قرون وسطی کے یہودی اسکالر میمونائڈز (1135-1204) نے آستر کو پینٹاچک کے بعد بائبل کی سب سے اہم کتاب سمجھا ۔

ہم جانتے ہیں کہ یہودی کینن کے حوالے سے ، کچھ ربیوں نے اس کی شمولیت پر سوال اٹھایا ۔ لیکن 1896 میں مصر کے شہر قاہرہ میں بین عزرا عبادت گاہ کے جنیزے یا اسٹور روم میں پائے جانے والے تقریبا 210,000 یہودی مخطوطات کے ٹکڑوں کے مجموعے کی دریافت سے یہ انکشاف ہوا کہ یہ کتاب یہودیوں میں بڑے پیمانے پر استعمال ہوتی رہی ہوگی ۔ پینٹاچ کے باہر کسی بھی دوسری کتاب کے مقابلے میں وہاں آستر کے زیادہ ٹکڑے موجود تھے ۔ دوسری طرف ، آستر واحد پرانی عہد نامے کی کتاب تھی جو 1947 میں مشہور قمران کی دریافت میں نہیں ملی تھی ۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کتاب نے تو اس یہودی فرقے کی طرف سے مقبول تھی اور نہ ہی مشہور تھی ۔ ایسینیوں نے دوسرے تہوار منائے جو پینٹاچ میں نہیں پائے جاتے تھے ، اس لیے پینٹاچ سے پوریم کے تہوار کی عدم موجودگی کو واحد وجہ کے طور پر نہیں دیکھا جا سکتا

بیک وتھ نے اپنی کتاب دی اولڈ ٹیسٹامینٹ کینن آف دی نیو ٹیسٹامینٹ چرچ (1985) میں تجویز کیا ہے کہ پوریم کے کمران کے انکار کی وضاحت منفرد کمران کیلنڈر سے کی جا سکتی ہے ۔ قومران برادری نے ایک کیلنڈر استعمال کیا جسے 364 دنوں میں تقسیم کیا گیا ، بالکل ہفتوں میں تقسیم کیا گیا ۔ نتیجتا ، ایک ہی تاریخ ہمیشہ ہفتے کے ایک ہی دن پڑتی ہے ۔ پوریم کی دعوت ہمیشہ سبت کے دن ہوتی ، سبت کے دن پوریم جیسا پرجوش تہوار منانا ان کے عقیدے کے بالکل برعکس ہوتا ۔

ایسا لگتا ہے کہ آستر کی کتاب کم از کم پہلی صدی عیسوی تک توپ میں ایک مضبوط مقام رکھتی ہے ۔ جامنیا کے اسکول نے 90 عیسوی میں آستر کو صحیفوں کے ایک حصے کے طور پر استعمال کیا ۔ ہو سکتا ہے کہ جوزفس نے اسے اسی طرح دیکھا ہو ۔ یہ کتاب یہودی کینن کی قدیم ترین فہرست میں شامل ہے ، بابا بترا 14 اے-15 ا میں برائتھا ، دوسری صدی میں ایک تلمودی کام ۔ لہذا ایسا لگتا ہے کہ آستر پہلی صدی تک صحیفوں کے کینن میں بہت محفوظ تھی ۔

تاہم ، جامنیا کے کئی صدیوں بعد بھی کچھ یہودی اس کتاب سے اختلاف کرتے رہے ۔ اس کی وجوہات مذہبی ، تاریخی اور متن پر مبنی تھیں ۔ کچھ مذہبی عناصر کی عدم موجودگی واضح ہے ۔ فارس کا بادشاہ نمایاں ہے ، جس کا ذکر 167 آیات میں 190 بار کیا گیا ہے ، لیکن یہودی متن میں خدا کا نام چھپا ہوا ہے ۔ تورات ، عہد نامے یا فرشتوں کا کوئی حوالہ نہیں دیا گیا ہے ۔ مہربانی ، رحم اور معافی کا فقدان ہے ۔ تاہم ، خدا کی پروویڈنس کے مذہبی تصور کو معمولی سمجھا جاتا ہے

پہلی اور دوسری صدیوں میں ، چار اہم ربیوں نے یہ ظاہر کرنے کے لیے ثبوت پیش کیے کہ آستر کی کتاب الہی طور پر متاثر تھی ۔ بعد میں ، تلمود کا اعتراض **لیویتکس 27:34** اور **گنتی 36:13** کی دیر سے تشریح پر مبنی تھا ، جس کی ان ربیوں نے تشریح کرتے ہوئے کہا تھا: یہ حکم ہیں ۔ تلمودی تشریح یہ تھی ، “یہ اور کوئی اور نہیں” ۔ جب ربیوں کو وضاحت کی ضرورت ہوتی ، تو وہ ہمیشہ زبانی قانون پر بھروسہ کر سکتے تھے **(مسیح کی زندگی** پر میری تفسیر دیکھیں ، لنک پر کلک کرنے کے لیے-ایی **زبانی قانون**) لہذا ، تلمود کی تشریح کا قبول شدہ جواب یہ تھا کہ آستر کوہ سینا پر موسی پر نازل ہوا تھا اور آستر اور مردکی کے زمانے تک اسے زبانی طور پر منتقل کیا گیا تھا ۔

عیسائیوں کی بھی آستر کی صداقت کے بارے میں مختلف رائے رہی ہے ۔ اسے 170 عیسوی میں سارڈس کے بشپ میلیٹو کی بنائی گئی مستند کتابوں کی فہرست میں شامل نہیں کیا گیا تھا ۔ کینونکل کتابوں کی مختلف دیگر فہرستیں چرچ فادرز ، کونسلوں اور سینوڈز سے ہیں ۔ ایتھناسس (295-373) نے آستر کو کینن میں شامل نہیں کیا لیکن اس نے جوڈتھ ، ٹوبیٹ اور دیگر کی اضافی بائبل کی کتابوں کے ساتھ ساتھ پڑھنے کو فروغ دینے پر غور کیا. ایسا لگتا ہے کہ اسکندریہ کے کلیمنٹ نے 190 اور 200 عیسوی کے درمیان اسے روح القدس سے متاثر سمجھا تھا ۔ اوریجن (231 عیسوی سے پہلے) نے یہودیوں کی قبول کردہ کتابوں میں آستر کو شامل کیا ۔ مغرب میں ، آستر کو عام طور پر کینن میں شامل کیا جاتا تھا ، لیکن مشرق میں ، اسے اکثر چھوڑ دیا جاتا تھا ۔ 397 عیسوی میں کونسل آف کارتھج نے آستر کو کینن میں شامل کیا ۔

یہودی کینن میں اس کی پختہ پوزیشن اور چرچ کے ابتدائی دنوں سے عیسائی مومنوں کا اتفاق رائے اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اسے صحیفوں کے کینن کا حصہ سمجھا جانا چاہئے ۔ **ہمارے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے کہ اسے اپنے لوگوں کے لیے خداوند کے پیغام کے حصے کے طور پر پہچانیں اور اس کا علاج کریں ۔**